غیر شرعی پارٹیز کیلئے جگہ کرائے پر دینا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3403

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 20 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

زید امریکہ میں رہتا ہے، وہاں اس کے پاس ایک ہال ہے، جسے وہ مختلف لوگوں کو ان کی پارٹیز وغیرہ کے لیے کرائے پر دیتا ہے، اب بسا اوقات لوگ صرف جگہ کرائے پر لیتے ہیں، اس کے علاوہ سارا اہتمام کھانے پینے وغیرہ کا وہ خود کرتے ہیں اور ویٹرز بھی وہ خود اپنی طرف سے لے کر آتے ہیں اور اس میں وہ لوگ وہاں شراب وغیرہ ناجائز مشروبات بھی استعمال کرتے ہیں تو شرعی رہنمائی فرمائی جائے کہ کیا زید ان لوگوں کو اپنی جگہ کرائے کے لیے دے سکتا ہے جبکہ حرام وناجائز اشیاء ان کو مہیا کرنے میں زید کا کسی قسم کا تعاون وغیرہ نہیں ہوتا۔؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں پارٹیز کے لیے جگہ کرائے پر دے کر اپنا نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اجارے کا انعقاد جگہ کی منفعت پر ہوگا، اور اس جگہ میں کوئی ایسی چیز نہیں جو گناہ کے لیے متعین ہو۔ اب اس کے بعد پارٹیز والوں کا شراب وغیرہ پینا، پلانا ان کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ لہٰذا اس میں کرائے پر دینے والے کے سَر کوئی الزام نہیں ہوگا، جبکہ وہ ان کے فعل پر تعاون کی نیت نہ رکھتا ہو؛ کہ قرآن پاک میں واضح ارشاد موجود ہے کہ: "کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ کنز العرفان: کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (پارہ 08، سورۃ الانعام، آیت 164)

اس آیت کے تحت تفسیر بغوی میں ہے: "أي: لا يؤاخذ أحد بذنب غيره" ترجمہ: مطلب یہ ہے کہ ایک کے گناہ کے سبب دوسرے سے مؤاخذہ نہ ہوگا۔ (تفسیر بغوی، جلد 03، صفحہ 212، دار طیبۃ للنشر والتوزیع)

الہدایہ شرح بدایہ المبتدی میں ہے"ومن أجر بيتا ليتخذ فيه بيت نار أو كنيسة أو بيعة أو يباع فيه الخمر بالسواد فلا بأس به۔۔۔لأن الإجارة ترد على منفعة البيت، ولهذا تجب الأجرة بمجرد التسليم، ولا معصية فيه، وإنما المعصية بفعل المستأجر، وهو مختار فيه فقطع نسبته عنه۔ملخصاً"ترجمہ: جس نے گاؤں میں مکان کرایہ پر دیا تاکہ اس میں آتش کدہ یا گرجا یا کلیسا بنایا جائے یا وہاں شراب فروخت کی جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اجارہ کا انعقاد مکان کی منفعت پر ہوا ہے، اسی وجہ سے اجرت محض سونپنے سے ہی لازم ہو جاتی ہے ، اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو کرایہ دار کے فعل سے متعلق ہے، اور وہ اس میں صاحب اختیار ہے (اس کے اختیار میں ہے کہ گناہ کرے یا نہ کرے)، تو اس (کرائے پر دینے والے) سے گناہ کی نسبت منقطع ہو گئی۔(الهداية في شرح البداية، جلد04، صفحہ378، داراحیاء التراث، بیروت)

فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"اس نے تو سکونت وزراعت پر اجارہ دیا ہے نہ کسی معصیت پر اور رہنا، بونا فی نفسہ معصیت نہیں۔ اگرچہ وہ جہاں رہیں معصیت کریں گے، جو رزق حاصل کریں معصیت میں اٹھائیں گے، یہ ان کا فعل ہے جس کا اس شخص پر الزام نہیں﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ترجمہ: کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔"(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 441، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net